رجسٹرڈ نمبر — بسم اللہ الرحمن الرحیم — ایل ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَمَنْ يَّشَاءُ أَنْ يَّعْتَكِفَ بَعْدَ مَا مَضَى وَفَاتِهِ

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

خطبہ نمبر ۳

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱۰

اخبار احمدیہ

لاہور ۴ر اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کمر میں درد کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب دعا سے صحت فرمائیں ۔

جلد ۱۵ | ۵ ماہ اخاء ۱۳۲۶ ہش | ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۶۶ ھ | ۵ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۸

خطبہ جمعہ

تمہارا مال تمہارا نہیں بلکہ خدا کا ہے

اگر تم سچے احمدی بن جاؤ تو بارہ مہینے نہیں گزریں گے کہ تمہاری طاقت اور شوکت پہلے سے کئی گنا بڑھ جائیگی

خدا تعالیٰ کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانا ہمارا فرض ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمودہ ۲۶ر ستمبر ۱۹۴۷ء بمقام مسجد احمدیہ لاہور

من تسبیح: مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جس طرح دنیا میں خدا تعالیٰ کا قانون قدرت کبھی نہیں بدلا کرتا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کا قانون شریعت بھی کبھی نہیں بدلا کرتا۔

تغیرات

ہوتے ہیں۔ مگر ایک دائرہ اور حد کے اندر ہوتے ہیں۔ کسی وقت بارشیں بے تحاشا بھی ہو جاتی ہیں۔ اور کبھی بارشیں بالکل خشک بھی ہو جاتی ہیں۔ اور دنیا میں سبزی اور تروتازگی کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا۔ لیکن بارشوں کے بعد پھر خشکی کا زمانہ ضرور آتا ہے اور خشکی کے بعد پھر بارشوں کا زمانہ ضرور آتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ نے بارشوں کا سلسلہ جاری کیا ہو۔ اور پھر خشکی دنیا سے اٹھ جائے۔ یا خدا تعالیٰ نے خشکی کا زمانہ جاری کیا ہو۔ اور پھر بارشیں دنیا سے اٹھ جائیں۔ رات آتی ہے تو اس کے بعد دن کا آنا ضروری ہوتا ہے۔ اور دن آتا ہے۔ تو اس کے بعد رات کا آنا ضروری ہوتا ہے۔ مگر کبھی کبھی انسان ایک ایسے

غیر طبعی ماحول

میں سے گزرتا ہے۔ کہ اسے خدا تعالیٰ کے قانون بھول جاتے ہیں۔ ہندوستان بھی ایک لمبے غیر طبعی امن میں سے گزرا ہے۔ یوں امن کے دور انگلستان پر بھی آئے ہیں۔ مگر انگلستان اپنے ملک کا آپ حاکم تھا اور اس امن کے زمانہ میں بھی وہ اپنی قوم کی تیاری میں مصروف تھا۔ وہ اپنی قوم کے حوصلوں کو بلند کر رہا تھا۔ اور اس کے لیڈر اسے بار بار کہتے کہ تم پوری طرح تیار رہو ایسا نہ ہو کہ دشمن تم پر حملہ آور ہو جائے۔ اس طرح گو لڑائی نہ ہوتی تھی۔ مگر لڑائی کی آوازیں ان کے کانوں میں پڑتی رہتی تھیں۔ گو قوم خطرے میں گھری نہیں ہوتی تھی۔ مگر خطرے میں گھرنے کا احتمال ہر وقت ان کے پیش نظر رہتا تھا۔ اس لئے جنگی روح اس قوم کی زندہ رہتی تھی۔ اس کے مقابلہ میں ہندوستان ڈیڑھ دو سو سال ایک

غیر قوم کے ماتحت

بظاہر امن میں رہا۔ لیکن وہ امن ہندوستان کے افراد کی روح کو کچلنے والا تھا۔ یوں انگلستان میں بھی امن تھا۔ اور ہندوستان میں بھی امن تھا۔ مگر انگلستان کے مدبر ہمیشہ انگلستان والوں کو ہوشیار کرتے رہتے۔ ان کے اندر جنگی سپرٹ پیدا کرتے رہتے۔ اور انہیں بتاتے کہ قومی قربانیوں کے لئے تمہیں تیار رہنا چاہیئے۔ مگر یہاں نہ صرف امن تھا۔ بلکہ حکومت خود لوگوں کو سلاتی اور کہتی کہ تمہیں فکر کی کیا ضرورت ہے۔ ہم تمہارا پہرہ دے رہے ہیں۔ تم بے شک سو جاؤ۔ اور جنگی خیالات پیدا ہونے کو وہ

بد اخلاقی اور بغاوت

قرار دیتی۔ گویا کچھ لوگوں کو قانون سے ڈرا کر اور کچھ لوگوں کو اخلاق سے ڈرا کر غفلت کی نیند سلا دیا گیا۔ پس ہم لوگوں کی ذہنیت ایک غیر طبعی ذہنیت ہے۔ چنانچہ وہی چیزیں جو غیر ملکوں میں بالکل معمولی سمجھی جاتی ہیں۔ ہمیں بہت زیادہ بھیانک اور ڈراؤنی معلوم ہوتی ہیں۔ ہم میں سے جب کسی کی جائداد تباہ ہوتی ہے۔ تو وہ سمجھتا ہے کہ مجھ پر قیامت آئی ہے۔ جس کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی۔ حالانکہ ہماری زندگیوں میں دو دفعہ جرمن قوم کی جائداد بالکل تباہ ہوئی ہے۔ اور آٹھ دس سال میں ہی وہ گزشتہ جنگ کے بعد پھر کروڑ پتی بھی ہماری آنکھوں کے سامنے بنی ہے۔ وہ مرتے تھے مگر اپنا مرنا تسلیم نہیں کرتے تھے۔ اور ہم

مرنے سے پہلے ہی

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی — پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے ضیائی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر دفتر الفضل بالمقابل جوبلی روڈ لاہور سے شائع کیا

اپنی موت تسلیم کر لیتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ یہ باتیں ہوا ہی کرتی ہیں۔ اگر ہمارے ساتھ بھی ایسا ہو گیا۔ تو کیا ہوا۔ مگر ہم سمجھتے ہیں کہ یہ باتیں نہیں ہوا کرتیں۔ اس لئے بغیر اس کے کہ ہم مغلوب ہوں ہم اپنی کمر ہمت کو توڑ دیتے اور اپنی موت اور شکست کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ درحقیقت وہ غیر طبعی امن جو مندوستان کو حاصل رہا نہ کبھی امن قائم کر سکتا ہے۔ اور نہ علم قائم کر سکتا ہے۔ نہ حوصلہ پیدا کر سکتا ہے۔ نہ جرأت اور بہادری پیدا کر سکتا ہے۔ ورنہ

ہمت والا انسان

جاتا اور موت کے منہ میں اپنے آپ کو ڈال دیتا ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ اسے موت سے بچا بھی لیتا ہے ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ قافلے آتے ہیں پر گولیاں چلتی ہیں۔ لیکن باوجود اس کے کہ قافلہ والے تین تین چار چار ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ کے سپاہی صرف پندرہ بیس ہوتے ہیں۔ مگر چونکہ سپاہی لڑائی کے عادی ہوتے ہیں۔ اس لئے پھر بھی ان میں سے اکثر اپنی جان بچا کر لے آتے ہیں۔ آخر یہ تو کوئی قانون نہیں کہ جس کے ہاتھ میں بندوق ہو اسے گولی نہ لگے۔ اگر کسی کے ہاتھ میں توپ بھی ہو اور اسے گولی آ لگے تو وہ مر جائے گا بات یہ ہے کہ سپاہی کو گولی سے بچنے کا ڈھنگ آتا ہے۔ اس لئے وہ نڈر ہو کر جاتا اور ایسا وقت بچ کر نکل آتا ہے۔ مگر یہاں یہ حالت ہے کہ گولی چلتی ہے تو لوگ ادھر ادھر بھاگتے اور

بھاگنے کا راستہ

تلاش کرنے لگ جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سب کے سب مارے جاتے ہیں۔ بیسیوں واقعات گورداسپور اور دوسرے اضلاع میں ایسے ہوئے ہیں کہ سکھوں نے گاؤں پر حملہ کیا تو اندر سے عورتیں اور بچے بے تحاشہ بھاگ نکلے اور اس طرح فوجوں فی صدی وہی لوگ مارے گئے جو ڈر کر بھاگے تھے۔ اسکی وجہ یہی تھی کہ ان کو لڑائی کی عادت نہیں تھی۔ اور جنگی روح ان میں مفقود ہو چکی تھی پس یہ چیز جہاں مصیبت ہے وہاں اس مصیبت نے ہمارے لئے ایک

برکت کا راستہ

بھی کھول دیا ہے۔ اور اب ہم آسانی کیساتھ انسانیت کے اس معیار پر آ سکتے ہیں۔ جو ساری دنیا میں جاری ہے۔ جو معیار انگلستان کے انسان کو حاصل ہے۔ جو معیار امریکہ کے انسان کو حاصل ہے۔ جو معیار فرانس کے انسان کو حاصل ہے جو معیار جرمن کے انسان کو حاصل ہے۔ جو معیار روس کے انسان کو حاصل ہے۔ وہ اب ہم کو بھی ملنے لگا ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ اب ہمیشہ امن رہے گا بلکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ امن کے ساتھ خوف بھی طاری ہوگا۔ اور خوف کے مقابلہ کی تیاری ہمارے اپنے ہاتھ میں ہوگی جیسے انگلستان پر خوف آتا ہے۔ تو اس کا علاج اس کے اپنے ہاتھ میں ہوتا ہے پہلے مندوستان پر خوف کا وقت آتا تو انگلستان کہتا کہ اس خوف کا مقابلہ ہم کریں گے۔ مگر اب ہمیں خود سوچنا پڑے گا کہ ہم کس طرح

دشمن کے حملہ سے

بچ سکتے ہیں۔ یہ دماغی کیفیت جلدی پیدا نہیں ہو سکتی۔ مگر کچھ دنوں کے بعد یہ خوف ہمیں وہ انسانی ذہنیت ضرور پیدا کر دے گا جو آزاد انسان کی ذہنیت ہوا کرتی ہے پہلے ہماری صفات زنانہ حیثیت تھی۔ جیسے پردہ دار عورت اپنے سارے کام خاوند کے سپرد کر دیتی ہے ہم نے بھی اپنے سارے کام انگریزوں کے سپرد کر دیئے تھے۔ اور جس طرح وہ عورت ہمارے جیسے تمہارے جیسے پاؤں ہمارے جیسا دماغ ہمارے جیسا ناک ہمارے جیسے کان اور ہمارے جیسا دل رکھنے کے باوجود بالکل بیکس اور بے بس ہوتی ہے۔ اس طرح ہم بھی اگرچہ ہمارے جیسے ہاتھ۔ انگریزوں جیسے پاؤں۔ انگریزوں جیسے سر۔ انگریزوں جیسے دماغ۔ انگریزوں جیسے ناک اور کان رکھنے کے باوجود بالکل بے کس اور بے بس تھے۔ کیونکہ ہمارے ہاتھ اور ہمارے پاؤں اور ہمارے دل اور ہمارے دماغ اور ہمارے باقی اعضاء کو کام کرنے کی عادت نہیں ڈالی گئی تھی۔ اور ہم نے اُن

خطرات میں

اپنے آپ کو نہیں ڈالا تھا جن خطرات میں اپنے آپ کو ڈالا ہوا ہے پس یہی مصیبت ہمارے لئے رحمت کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اگر ہم اسے رحمت کا ذریعہ بنا لیں۔ جیسے طالب علم کالج میں جاتا ہے۔ تو اسے نئے نئے علوم پڑھنے پڑتے ہیں۔ اسی طرح یہ جماعت ایسی ہے جس میں مندوستانی ابھی داخل نہیں ہوئے تھے۔ خدا نے انہیں اس جماعت میں داخل کر دیا ہے۔ اور داخل بھی ایسے رنگ میں کیا ہے۔ جیسے کہتے ہیں "سر منڈواتے ہی اولے پڑے" لوگوں کو یہ سبق آہستہ آہستہ ملا۔ مگر ہم کو فوراً مل گیا۔ گویا یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک قرض تھا جو ہمیں فوراً واپس کرنا پڑا ہر غیر طبعی امن والا سال جو ہم پر گزرا ہے

ہر غیر انسانیت والا سال

جو ہم پر گزرا۔ ہر غیر شعوری سال جو ہم پر گذرا۔ اس کے مقابلے میں اتنے ہی فکر اور اتنی ہی بلائیں اور اتنی ہی مصیبتیں خدا تعالیٰ ہمارے کھاتے میں ڈالتا جاتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ ہم تمہیں یہ سب مصیبتیں اکٹھی دیں گے۔ چنانچہ دیکھو وہ تمام حساب ہم کو اکٹھا مل گیا یہ لازمی بات ہے کہ اگر کسی پر قرضہ ہو۔ اور وہ ایک روپیہ آج ادا کرے دو روپے کل دے تین روپے پرسوں ادا کرے تو وہ قرضہ آسانی سے اتار سکتا ہے۔ لیکن اگر کسی پر اکٹھی ۲۰-۱۵ ہزار کی ڈگری ہو جائے۔ تو اسے سخت مشکل نظر آتی ہے ہم پر بھی اکٹھی ڈگری ہو گئی ہے اور اس کی ادائیگی ہمارے لئے مشکل ہو گئی ہے۔ لیکن بہرحال خدا نے ہم پر ظلم نہیں کیا۔ انگلستان کے لوگ برابر ہر سال اس قسم کے فکر اپنے اوپر لادتے رہے فرانس کے لوگ برابر ہر سال اس قسم کے فکر اپنے اوپر لادتے رہے اور وہ

اپنا اپنا حصہ قسط وار

ادا کرتے رہے مگر ہمیں بجائے قسط وار ادا کرنے کے اکٹھی رقم ادا کرنی پڑی پس ہمیں اپنی پوزیشن اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔ روحانی طور پر بھی اور جسمانی طور پر بھی۔ روحانی طور پر تمہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان ابتلاؤں کے ذریعہ دیکھنا چاہتا ہے۔ کہ تم میں سے ہر شخص مسیح موعود علیہ السلام کے مقام پر کھڑا ہے یا نہیں۔ تم میں سے بعض لوگ ان مصائب کو دیکھ کر کہتے ڈر رہے ہیں۔ مگر کیا تم نے کبھی سوچا کہ تمہارے یہ مصائب اس کے مصائب کے مقابلہ میں کیا حقیقت رکھتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سلسلہ کے قیام کے وقت برداشت کئے تھے جس دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا تھا۔ اس دن جو کیفیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کے دل کی ہو گی اگر وہی کیفیت ہم اپنے دل میں پیدا کر لیں۔ اور ہم آپ کے سچے پیرو بن جائیں۔ تو ہمارے دل کے حوصلے بلند ہونے چاہئیں اور ہمیں سمجھ لینا چاہیئے کہ جو کام ہمارے آقا نے کیا تھا۔ وہی کام کرنا ہمارا فرض ہے وہ اکیلے تھے مگر ہم اب بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں ہیں بے شک ہمارے کچھ حصہ کی جائیدادیں تباہ ہوئی ہیں۔ یعنی ان لوگوں کی جائیدادیں جو مشرقی پنجاب میں تھے۔ مگر ہماری مغربی پنجاب کی جائیدادیں تباہ نہیں ہوئیں۔ اگر قربانی کی ہم میں سچی روح ہے۔ تو جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں تمہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ آئندہ کے لئے

تمہارا مال تمہارا نہیں

بلکہ خدا کا ہے۔ جو کچھ تم کماؤ گے وہ سب کچھ خدا کا مال ہوگا۔ تمہیں اس میں سے صرف روٹی ملے گی۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ بھی نہ ملے جیسا میں نے کہا تھا۔ تمہارا فرض ہے۔ کہ تبلیغ کرو۔ اور بھیک مانگ کر گزارہ کرو۔ تم پندرہ پندرہ دن تبلیغ کے لئے وقف کرو اور اس رنگ میں وقف کرو کہ سلسلہ سے ایک پیسہ بھی نہ لو تا کہ اگر خدا تعالیٰ کے لئے تمہیں کسی وقت بھیک مانگنی پڑے تو تم اس کے لئے تیار رہو۔ اور تا خدا تعالیٰ اگر ہماری مغربی پنجاب کی جائیدادیں بھی کسی وقت ابتلاء میں آ جائیں۔ تو ہم میں سے ہر شخص مبلغ ہو اور اسے عادت ہو کہ وہ بھیک مانگے اور تبلیغ کرے ہمارے سامنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسرے

انبیاء کا نمونہ

موجود ہے۔ اور انبیاء کے متعلق تو قرآن کریم کو ہلکا کر کے بیان کیا گیا ہے ورنہ انبیاء کو ہم نے اپنی آنکھوں سے اتنے نمونہ کرتے نہیں دیکھا جتنے نمونے ہمارے سامنے گذرے ہیں اگر تم نے انکو نہیں دیکھا تو کم سے کم دیکھنے والوں نے ان واقعات کو دیکھا اور وہ واقعات اتنے قریب کے ہیں کہ دشمن بھی ان کا انکار نہیں کر سکتا۔ پھر تمہارے لئے کونسی مشکل ہے نمونہ تمہارے سامنے موجود ہے تمہارا کام یہ ہے کہ تم اس نمونہ کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھال لو اگر تم حقیقی اور سچے احمدی بنجاؤ تو میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ بارہ مہینے انسان کے گنے ہوئے ٹھیک بارہ مہینے نہیں گذر سکتے کہ تمہاری طاقت اور شوکت پہلے سے کئی گنا بڑھ جائیگی انسان کو اپنے اندر

صرف ایمان

پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تم اپنے ایمانوں کا جائزہ لو سچائیوں پر قائم ہو جاؤ راستی اور صداقت کو اپنا شعار بناؤ خدا کے ذکر میں مشغول رہو اسکی معرفت اپنے اندر پیدا کرو تا کہ خدا تمکو نظر آجائے اور اسی دنیا میں وہ تمکو اپنا جلوہ دکھائے جبتک خدا نظر نہیں آتا دنیا کی مصیبتیں پہاڑ اور اگلے ابتلا بے کنار سمندر نظر آتے ہیں مگر جب خدا نظر آجاتا ہے تو اسکی نگاہ میں یہ ساری چیزیں ہیچ ہو جاتی ہیں۔ تب ایک ہی چیز اس کے سامنے ہوتی ہے تو

خدا تعالیٰ کا قول

پورا ہوا اور خدا تعالیٰ کے قول کے مقابلہ میں نہ حکومتیں کوئی حقیقت رکھتی ہیں نہ بادشاہتیں کوئی حقیقت رکھتی ہیں۔ اور نہ جائیدادیں کوئی حقیقت رکھتی ہیں وہ ہنستا ہوا جاتا اور اپنی قربانی پیش کر کے خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جاتا ہے صاحبزادہ عبداللطیف صاحب جائے جیسے ہی ایک انسان تھے۔ کیا ان کے جسم میں خون نہیں تھا اور جائے اندر ہے کیا انکے بیوی بچے نہیں تھے اور جائے بیوی بچے ہیں یہاں تو صرف عوام الناس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی شرارت ہے۔ اوپر کی گورنمنٹ کم سے کم ہمارے ساتھ اب تک بھی کتنی اچھی آزادی سے پیش آئی ہے۔ ہم اقلیتوں کا تحفظ چاہتے ہیں مگر ہمارا یہ عقیدہ تھا کہ حکومت تک انکی تحفظ تھی۔ آخر بادشاہ نے انکو بلا کر کہا دیکھیں مولوی صاحب میرے دل میں آپکا بڑا ادب ہے اور میں آپکو چھوڑنا چاہتا ہوں لیکن اگر یونہی چھوڑ دوں تو مولوی میرے مخالف ہو جائینگے آپ صرف اتنا کریں کہ جب آپ سے پوچھا جائے کہ کیا آپ قادیانی ہیں۔ تو آپ خواہ دل میں کچھ عقائد رکھیں۔

زبان سے کہہ دیں

کہ میں قادیانی نہیں ہوں اسطرح میں آپکو آسانی سے چھوڑ سکونگا حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف نے کہا بادشاہ تمہیں جان کی قیمت معلوم ہوتی ہوگی مجھے تو اس کی کوئی قیمت معلوم نہیں ہوتی۔ اور میں تو یہ قربانی پیش کرنے کے لئے ہی تمہارے پاس آیا ہوں۔ مجھے تو پہلے بھی کچھا گیا تھا کہ میں احمدیت کا اظہار نہ کروں۔ مگر میں نے انکار کر دیا۔ دراصل گورنر جس کے سامنے وہ پہلی دفعہ پیش ہوئے۔ وہ بھی ان کے شاگردوں میں سے تھا۔ جب آپ اس سے ملے۔ تو اس نے بھی کہا کہ آپ

یہاں سے بھاگ جائیے

ورنہ آپ کی جان خطرہ میں پڑ جائے گی صاحبزادہ صاحب نے کہا تمہاری ہتھکڑیاں کہاں ہیں لاؤ اور میرے ہاتھوں میں پہناؤ۔ مجھے تو آج رات خدا نے بتایا ہے۔ کہ مجھے سونے کے کنگن ڈالے جائینگے۔ پس میں اپنی موت سے نہیں ڈرتا۔ میں تو قوم کی نجات کے لئے اپنی جان پیش کرنا چاہتا ہوں پھر جب انہیں پتھراؤ کیا گیا۔ تو اس وقت بھی ان کے دل میں اپنی قوم کا کوئی کینہ اور بغض نہیں تھا۔ بلکہ سنگسار کرنے سے پہلے جب انہیں گاڑنے لگے۔ اور گاڑتے اس لئے ہیں کہ پتھروں کے ڈر سے انسان بھاگ نہ جائے۔ تو صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ میں بھاگتا تو نہیں۔

مجھے گاڑنے کی کیا ضرورت ہے

پھر جب ان پر پتھر پڑنے لگے۔ تو دیکھنے والوں کی گواہی ہے۔ کہ صاحبزادہ صاحب بلند آواز سے یہ دعا کرتے جاتے تھے۔ کہ اے میرے رب میری قوم پر رحم کر کیونکہ وہ جہالت سے ایسا کر رہی ہے یہ وہ شاندار چیزیں ہیں جو قوموں کو زندہ کیا کرتی ہیں۔ بہرحال صاحبزادہ صاحب سرخرو گئے۔ مگر کیا انہوں نے مرنا نہیں تھا۔ اگر وہ عام لوگوں کی طرح بستر پر مر جاتے۔ تو کیا ہم ان کا ذکر کر کے جماعت میں جوش پیدا کر سکتے تھے۔ کیا ہم یہ کہتے کہ دیکھو فلاں مولوی نے بستر پر جان دی۔ اگر ہم ایسا کہتے تو کیا لوگوں پر اس کا کوئی بھی اثر ہوتا۔ وہ کہتے ایک مولوی تھا جو مر گیا۔ دنیا میں بہتیرے مولوی مرتے رہتے ہیں اگر وہ بھی مر گیا تو کیا ہوا۔ درحقیقت

اس قسم کی قربانی

ہی ہوتی ہے۔ جو قوم کے فوجانوں کو زندہ کیا کرتی ہے۔ بے شک ان میں کمزور بھی ہوتے ہیں۔ مگر نوجوان جب اس قسم کے نمونہ کو دیکھتے ہیں تو ان کے دلوں میں جوش پیدا ہوتا ہے اور وہ کہتے ہیں کیا اچھا انجام تھا۔ آؤ ہم بھی ایسی ہی قربانی کریں۔

پھر تم اپنے اندر ہمت پیدا کرو۔ اور خدا تعالیٰ پر یقین رکھو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

تیرے کرموں کے اے جاہل مرا خصماں نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنیوالی ہے

پس آگیں ہمارے لئے جنڑ کالی جائیں گی۔ مگر ہمارا کیا؟ اصل چیز تو وہ صداقت ہے جو اللہ تعالیٰ کے انبیاء دنیا میں لایا کرتے ہیں۔ کیا خدا تعالیٰ کے نبی مارے نہیں گئے۔ کیا خدا تعالیٰ کے نبیوں کے شناخت نہیں گئے۔

حضرت داؤدؑ

کے بعد بخت نصر نے ساری عمارتیں تہ و بالا کر دی تھیں۔ اور مسجد اقصیٰ کا نشان تک بھی اس نے نہ چھوڑا تھا۔ مگر ان باتوں سے ہوا کیا بات تو وہ تھی جو موسےٰ نے کہا۔ اور کیا موسےٰ کی کہی ہوئی بات آج تک دنیا مٹا سکی۔ پس جہاں تم خدا تعالیٰ پر یقین رکھو وہاں تم سمجھ لو کہ جن چیزوں کو وہ اسلام کے لئے مفید سمجھے گا۔ انہیں ہر قسم کی تباہی سے بچائے گا اور جن چیزوں کا تباہ ہونا تمہارے اندر جوش پیدا کرنے کے لئے ضروری ہوگا۔ ان کی حفاظت سے وہ ہاتھ اٹھا لے گا۔ اور کہے گا یہ عارضی چیزیں ہیں۔ اصل چیز یہ ہے کہ تمہارے اندر وہ مغز پیدا ہو جائے۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کا

اصل مقصد

ہے۔ تم اس مغز کے پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ اور اپنے دماغوں کو ان مصیبتوں پر رونے کے لئے مت لگاؤ جو تم پر پڑیں۔ بلکہ تم اس کامیابی اور کامرانی کے حصول کے لئے تیار ہو جاؤ جو خدا تعالیٰ کے فرشتے تمہارے لئے لے کر کھڑے ہیں۔ تمہارے لئے فلاح کا آنا ضروری تھا اور میں بار بار تمہیں اس طرف توجہ دلا چکا تھا۔ کئی لوگ مجھ سے ملتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم آپ کے خطبات میں اس قسم کی باتیں پڑھتے تھے ہم حیران ہوتے ہیں کہ آپ ایسا کیوں کیا جاتا ہے۔ مگر آج وہ سب کچھ پورا ہوا۔ جو آپ کہتے چلے آرہے تھے۔ میں نے تمہیں بتایا اور بار بار بتایا کہ

مولویوں کی گالیاں

کچھ چیز نہیں جب تک تم تلوار کے نیچے ذبح نہیں ہو گئے۔ اس وقت تک تم نبیوں کی جماعتوں کی مانند نہیں بن سکتے۔ ضروری ہے کہ تمہیں دین کے لئے قید کیا جائے۔ تمہیں دین کے لئے قتل کیا جائے اور تمہیں دین کے لئے اپنی جائدادوں سے ہاتھ دھونا پڑے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ اب تلوار چلائی گئی یا نہیں۔ کئی سو آدمی اب تک ہماری جماعت میں سے مارا جا چکا ہے۔ اور قادیان میں اس وقت دس ہزار آدمی موجود ہے۔ اور ان میں سے ہر آدمی قربان ہونے کے لئے تیار ہے۔ اور جہاں تک مارے جانے کا اسباب کا تعلق ہے۔ بیشک نظر آتا ہے کہ ان کو مار ڈالا جائے گا۔ ہاں خدا تعالیٰ کا ہاتھ انکو بچا سکتا ہے۔ اور ہم اس سے امید کامل رکھتے ہیں کہ وہ قادیان کو بچائیگا۔ مگر اپنی جانیں بچانے کے لئے نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ اس کا جلوہ ظاہر ہو۔ ورنہ ہر مخلص اپنی جان دینے کو تیار ہے۔ اور صرف منافق کا دل اسکے سینے میں دھڑکتا ہے مخلص اور ایماندار اپنے آپکو یوں محسوس کرتا ہے۔ جیسے کہ خدا کے فرشتوں کے پہرہ میں وہ پھر رہا ہو۔

خلاصہ یہ کہ میں نے تم کو ہوشیار کیا اور بار بار کیا مگر تم کہتے رہے کہ یہ ایک شاعرانہ مبالغہ ہے جو کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ مجھے خدا تعالیٰ نے سب کچھ بتا دیا تھا اور خدا تعالیٰ کی سنت یہی ہے کہ کسی نبی کی جماعت ان قربانیوں کے بغیر ترقی نہیں کیا کرتی۔ تم کو بھی خون سے غسل دے دیا گیا ہے۔ اور یہی غسل ہوتا ہے جو آخری غسل ہوتا ہے۔ اگر اب بھی تم سنبھل جاؤ اور اپنے اندر اصلاح پیدا کر لو۔ تو پھر خدا تمہارے سر سے دنیا میں احمدیت کو مضبوطی سے قائم کر دیگا۔ پس تم میں فوری طور پر ایک نئی تبدیلی پیدا ہونی چاہیئے مگر افسوس ہے کہ ابھی تم میں وہ تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ تم میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو باوجود سب کچھ دیکھنے کے یوں سمجھتے ہیں کہ کوئی واقعہ ہی نہیں ہوا۔ گویا یہ

ایک خواب

تھا جو انہوں نے دیکھا حالانکہ جو واقعات ظاہر ہو چکے ہیں وہ بتا رہے ہیں۔ کہ اب نہ تمہیں مال کی پرواہ کرنی چاہیئے نہ جان کی۔ بلکہ ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ کیا جانے ہر۔ گورداسپور۔ لدھیانہ اور فیروزپور کے لوگوں کو آج سے ایک سال پہلے دس ہزار مولوی بھی قرآن پر قسم کھا کر کہتا کہ تمہاری جائدادیں تم سے چھین لی جائیں گی۔ تو وہ اس بات کو ماننے کے لئے تیار ہو سکتے تھے۔ بلکہ میں کہتا ہوں اگر خانہ کعبہ میں کھڑے ہو کر آج سے ایک سال پہلے دس ہزار مولوی بھی یہ کہتا کہ ان لوگوں کی جائدادیں ان سے چھین لی جائینگی۔ تو لوگ پھر بھی اعتبار نہ کرتے اور یہی کہتے کہ جھوٹ بول کر خانہ کعبہ کی ہتک کی گئی ہے۔ مگر جو کچھ ہوا۔ وہ اس سے بہت زیادہ ہے

دنیا کا حال

میں اتنے بڑے پیمانہ پر عام کی آج تک کوئی مثال نہیں ملتی۔ اور ابھی یہ دور رکی نہیں۔ میرے پاس کئی غیر احمدی آتے اور دعا کرتے ہیں۔ اور مجھ سے سوال کرتے ہیں۔ کہ کیا بات ہے کہ کانگرس

نظر آتا ہے میں نہیں کہا کرتا ہوں کہ میں تم کو کیا بتاؤں اگر تم ایک گیند پھینکو۔ تو میں تمہیں بتا دونگا کہ یہ اتنی دور جا کر ٹھہریگا۔ اگر تم ایک اینٹ پھینکو تو میں تمہیں بتا دونگا کہ اتنی دور جا کر گر جائیگی۔ مگر یہ انسان کا کام ہے اور انسان کے دماغ میں نئے نئے خیالات اٹھتے رہتے ہیں۔ اگر ایک آدمی غور کرے تو اس کے متعلق کیا علم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کتنی دور جا کر گریگا۔ بے جان چیز کو دیکھ کر تو ایک اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ مگر جاندار میں چونکہ

نئے نئے احساسات

پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے اس کے متعلق کوئی صحیح اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ الٰہی سنت ہے۔ اور تمام دنیا کی تاریخ اسپر شاہد ہے کہ ایسے دور لمبے نہیں چلتے۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی اسکی دوسری سنت یہ ہے کہ ایسے ظالم ضرور سزا پاتے ہیں۔ اور خدا ان کی تباہی کے لئے ضرور کوئی نہ کوئی اندرونی یا بیرونی سامان پیدا کر دیا کرتا ہے مگر یہ دنیاداروں کی باتیں ہیں ہمارے سامنے صرف یہ مقصد ہونا چاہیئے کہ خدا نے ایک پیغام ہمارے سپرد کیا ہے۔ اور ہر شے سے پہلے اس پیغام کو دنیا کے کنارہ تک پہنچانا ہمارا فرض ہے جس دن یہ روح تم میں پیدا ہو جائیگی۔ اس دن خدا تمہیں نظر آجائیگا جس دن یہ روح تم میں پیدا ہو جائیگی [illegible] جس دن تم میں یہ روح پیدا ہو جائیگی اسی دن موت تمہارے لئے زندگی کا پیغام ہوگی۔ اسی طرح حضرت صحابہؓ کو نظر آئی پس اپنے اندر ایسی روح پیدا کرو کہ خدا تمہیں ایک بہت بڑے کام کیلئے پیدا کیا ہے اور جب تک وہ کام پورا نہیں ہو جاتا تمہاری زندگی کا کوئی حصہ نہیں ہے جو آقا اپنے خادم کو کہتا ہے کہ جاؤ اور فلاں کام کرو تو اس وقت اگر اسکی بیوی اسے کوئی اور کام بتاتی ہے تو وہ اسکی بات نہیں مانتا گو وہ آقا ایسا ہوتا ہے کہ پندرہ بیس روپے ماہوار دیتا ہے اور یہاں وہ آقا ہے جس نے ہمیں بھی پیدا کیا اور ہمارے باپ دادا کو بھی پیدا کیا اور اگلے باپ دادا کو بھی پیدا کیا اور جو ہماری آئندہ نسلیں پیدا کریگا اور جسنے اس زمانہ میں بھی ہمیں پیدا کیا اور ہم پر رحم کی اور انکو اپنی ربوبیت کے فیضان سے حصہ دیا اور جو ہمیشہ ہمیشہ کے ساتھ ابدالآباد کی زندگی میں اچھا سلوک کریگا ایسے

Digitized by Khilafat Library, Rabwah

اے سید الوریٰ مدد سے باوقت نصرت است

قادیان کے مخصر حالات اور دوستوں کو دعا کی تحریک

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اوپر کا مصرع اس وقت لکھا تھا جب روحانی لحاظ سے اسلام نہایت خطرناک حالت میں گھرا ہوا تھا۔ اور گویا سید الوریٰ سے مراد حضرت خاتم النبیین کی ذات بھی ہو سکتی ہے۔ مگر غالباً حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مراد لی تھی۔ اور گویا اسلام کی مصیبت کے وقت میں آپ کی مقدس روح کو پکارا تھا کہ آپ کے لگائے ہوئے باغ کے لئے پھر ایک سخت خطرناک وقت ہے۔ آپ اپنے آپ کو عالم بالا میں آسمانی اور الٰہی ہیبت پر گرا کر خدا کے عرش کو حرکت میں لائیں ورنہ ظاہری تدابیر کے لحاظ سے تو اس وقت آپ کے بچنے کی کوئی صورت باقی نہیں رہی۔ اس قسم کا توسل خاص حالات میں جائز ہوتا ہے۔ اور شرک میں داخل نہیں بلکہ خدا کی رحمت و غیرت کو جوش میں لانے کے لئے گویا دو سرے آلہ کا کام دیتا ہے۔

اس وقت جماعت احمدیہ پر بھی ایک نہایت نازک وقت آیا ہوا ہے۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ کا لگایا ہوا باغ ویران ہو جانے کے قریب ہے۔ یہ باغ جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لگایا تھا اور اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پھر خدا کے حکم کے ساتھ نئے پیوندوں کے ذریعہ تازہ کیا) نہایت درجہ خطرہ میں ہے۔ میں اس خطرہ کو قریباً ایک ماہ تک قادیان میں ٹھہر کر نہایت قریب سے دیکھتا رہا ہوں اور نظام کی مہیب لہروں کو ہر لحظہ قریب تر آتے دیکھا ہے اور قادیان کا گھیرا ڈالتے دیکھا ہے مشاہدہ کر چکا ہوں۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور آتے ہوئے مجھے اپنی جگہ امیر مقرر فرما آئے تھے اور میں قریباً ایک ماہ کے قیام کے بعد ابھی ابھی دو چار دن ہوئے حضرت کے ارشاد کے ماتحت قادیان سے لاہور پہنچا ہوں۔ اور اس تقاضی گواہ کی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں۔ جن کا تصور بھی ہمارے مغربی اضلاع میں رہنے والے دوست اپنے ذہنوں میں نہیں لا سکتے اگر میں موجودہ حالت کو ایک گونہ قیامت سے تشبیہ دوں تو یہ ایک غلط تشبیہ نہیں ہوگی اور اگر اسے ایک زلزلۂ ساعۃ قرار دوں تو یہ بھی بالکل درست ہوگا۔ جو شخص اس وقت قادیان جانے کا موقع پائے اور یہ موقع پانا آسان کام نہیں جب تک بخشندہ خدا ئے بخشندہ ایسے موجودہ صورت میں قادیان کو پہچاننا تک مشکل ہوگا۔ ایک طرف اردگرد کے دیہات سے آئے ہوئے مسلمان پناہ گزینوں کی کثرت جس کا اقل اندازہ پچاس ساٹھ ہزار اور کھلا اندازہ ایک لاکھ تک لگایا گیا ہے اور جن کی وجہ سے قادیان کے میدانوں اور باغوں اور فیلڈوں اور چوکوں اور رستوں کا چپہ چپہ خانہ بدوش لوگوں کی بستی کی طرح ڈھکا ہوا ہے دوسری طرف فوج اور ملٹری کے سپاہیوں کا ہجوم جو ہر نکڑ اور ہر چوک اور ہر موڑ پر ہے اور ہر چوراہے۔ اور ہر منفذ اور ہر مدخل کو جائز نہ تصرف کے ساتھ زیر قبضہ لائے ہوئے ہیں اور تیسری طرف اہل قادیان کی بے کسی اور بے بسی کہ ان کی آنکھوں کے سامنے انتہائی ظلم و ستم کا میدان گرم ہے۔ مگر وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ یعنی لوگوں کے مال مویشی کو لوٹا جا رہا ہے اندازہ ہے کہ کم و بیش پانچ ہزار مویشی قادیان کے رہنے والوں اور پناہ گزینوں کا لوٹا جا چکا ہے) گھروں میں گھس کر غارت مچائی جا رہی ہے۔ مکانات پر غاصبانہ قبضہ کیا جا رہا ہے بے گناہ لوگوں کو جھوٹے الزامات پر گرفتار کر کے ذلیل کیا جا رہا ہے۔ شرفا کی خانہ تلاشیاں شروع ہیں اور جب اور کچھ نہیں ملتا تو لائسنس والا اسلحہ ہی اٹھا لیا جاتا ہے۔ کئی لوگ دن دہاڑے قتل کئے جا چکے ہیں کئی عورتوں کے ننگوں و ناموس پر ہاتھ ڈالا گیا ہے اور جب ان باتوں کے نتیجہ میں بھی دہشت اور بھاگڑ پیدا نہیں کی جا سکی۔ تو اب یہ دھمکی دی جا رہی ہے کہ قادیان خالی کر کے نکل جاؤ ورنہ خیر نہیں ہے۔ خود ہمارے مکانات پر دو دفعہ طاقت کا مظاہرہ کیا جا چکا ہے۔ ایک اس وقت جب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر تبلیغ مقامی اور سید ولی اللہ صاحب ناظر امور عامہ گرفتار ہوئے اور میرے مکان کے چاروں طرف ملٹری اور پولیس نے مشین گنوں اور رائفلوں کا جال بچھا دیا۔ اور دوسری دفعہ جب ہمارے مکانوں کی تلاشی ہوئی۔ اور فوج اور پولیس کے لوگ ہمارے مکانوں میں گھس گھس کر کمرے کھلواتے اور صندوقوں کے قفل تڑواتے اور فرشوں تک کو کھدواتے رہے اور جب کوئی قابل اعتراض چیز نہیں ملی۔ تو بعض لائسنس والا اسلحہ اٹھا کر لے گئے۔

یہ نظارے وہ ہیں جن کی وجہ سے امن کے زمانہ میں قادیان کو دیکھنے والوں کے لئے آج کی قادیان کا پہچاننا مشکل ہوگا۔ ہمارے لوگ دربدر شدوں کی طرح قادیان میں پہنچے ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام میں آپ کے صحابہ کے لئے درویش کا لفظ بھی آتا ہے) اور اصحاب صفہ کی طرح (یہ لفظ بھی حضور کے الہاموں میں آیا ہے) اس مقدس بستی کے مقدس مقامات سے چمٹے پڑے ہیں۔ اور اس وقت تک اسے نہ چھوڑنے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔ کہ کوئی بالا زمینی طاقت انہیں زبردستی اس سے جدا کر دے یا قتل و غارت کے ذریعہ ہیونڈ خاک بنا دے کیونکہ اس کے بعد سے قادیان کا معاملہ اس آسمانی طاقت کے سپرد ہو جائے گا جس کے سامنے دنیا کی طاقتیں ایک پرِ پشہ کی حقیقت بھی نہیں رکھتے دراصل خدا کی حکومت بھی اسی وقت اپنے پورے جلال کے ساتھ جوش میں آتی ہے جب اس کے بے بس بندوں کے تمام دنیوی وسائل ختم ہو جاتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آئینہ کمالات اسلام والا رویا بھی اسی حقیقت کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ جب دشمن آپ کے باغ کے وسطی حصہ پر حملہ آور ہوگا اور بظاہر سمجھا جائے گا۔ کہ بس اب اسی باغ کے شاخ و ثمر کا خاتمہ ہے۔ تو تب اچانک غیبوں کی فوج حرکت میں آئے گی اور اس کے بعد وہ خدائی تدبیر ظاہر ہوگی۔ جو ازل سے مقدر ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

اے آں کہ سوئے من بدیدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

مگر اس کے ساتھ ہی یہ الٰہی قانون بھی بیان فرماتے ہیں کہ:۔

شدت گرمی کا ہے محتاج بارانِ بہار
اور یہ علم صرف خدا کو ہے کہ ہمارے لئے کتنی شدت گرمی ابھی اور باقی ہے

بہرحال اب وقت نازک ہے اور بے حد نازک اور گو یہ ناممکن ہے کہ قادیان اور جماعت کی ترقی کے متعلق خدائی وعدے پورے نہ ہوں بلکہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ ان شکلات کے بعد بہت زیادہ شان و شوکت کے ساتھ پورے ہوں گے اور ضرور ضرور پورے ہوں گے اور دنیا کی کوئی طاقت انہیں روک نہیں سکتی۔ لیکن درمیانی مشکلات بھی سخت بھاری ہیں اور میں جب اکیلا قادیان میں صحابہ اور دوسرے بزرگان کی ایک جماعت کو لے کر بہشتی مقبرہ میں دعا کے لئے گیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار کو دیکھ کر میرے منہ سے بے اختیار یہ مصرع نکلا کہ:۔

اے سید الوریٰ مدد سے باوقت نصرت است

اس شعر کے دوسرے مصرع (دور بدستاں سنرائے تو کس باغباں فغاں کے پڑھنے کی مجھے ہمت نہیں ہوئی اور میں نے دل میں کہا کہ جب دشمن اپنی مادی طاقت کے مظاہرہ سے ہمیں ختم کرے گا۔ تو پھر اس وقت قادیان سے باہر کے دوست اسے پڑھنے کا حق رکھیں گے اور شاید یہ کوئی خدائی تصرف تھا کہ میں حضرت صاحب کے پیچھے قریباً ایک مہینہ قادیان میں رہا اور ہر قسم کے خطرات کا سامنا ہوتا رہا مگر خدا کے فضل سے کبھی دل میں ایسی گھبراہٹ پیدا نہیں ہوئی۔ جو بے صبری اور بے چینی پیدا کرنے والی ہو۔ بلکہ ایک خاص قسم کی سکینت کی کیفیت حاصل تھی۔ اور دل ہر الٰہی تقدیر اور ہر قربانی کے لئے بطیب خاطر تیار تھا مگر جونہی کہ مجھے واپس آنے کا حکم ملا تو میرے دل پر ایک بھاری بوجھ پڑا۔ کہ میں کام کی تکمیل سے قبل و خواہ خدا کے علم میں یہ تکمیل کوئی صورت اختیار کرتی) میدانِ عمل سے باہر جا رہا ہوں

اب بھی خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل کی ہر شاخ قادیان میں موجود ہے۔ اور سوائے چھوٹی عمر کے بچوں یا ایسے لوگوں کے جنہیں صفائی سلسلہ کے ماتحت حکم یا اجازت کے ساتھ باہر آنا پڑا ہے ہمارے خاندان کے باقی سب لوگ اس وقت ان میں سب سے زیادہ قابل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سمیت (ان کے بچوں کی بھی) مرکز سلسلہ کی خدمت کی غرض سے قادیان میں بیٹھے ہیں اور بچی عمر کے نوجوان بلکہ طلباء بھی اپنے کام اور اور پڑھائیوں کو چھوڑ کر خدمت سلسلہ کے لئے ہر قربانی کے واسطے ہمہ تن سے تیار نظر آتے ہیں وما توفیقنا الا باللہ العظیم۔ ان حالات میں قادیان سے باہر والے دوستوں کا فرض ہے کہ ان سب کے لئے جو قادیان میں ہیں خواہ ہمارے خاندان کے لوگ ہوں یا دوسرے ہوں ان سب کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں سلسلہ کی بہترین خدمت کی توفیق عطا کرے اور اگر خدا کے علم میں ان میں سے کسی کی شہادت مقدر ہے تو ان کی شہادت ایسی شاندار ہو کہ آنے والی نسلیں اس سے ایک اعلیٰ نمونہ حاصل کریں۔ اور میں قادیان سے آتے ہی اپنے بچوں کو بھی یہی نصیحت کر کے آیا تھا کہ موت نے ایک دن بہرحال آنا ہے دو دفعہ نہیں آنا اگر دین کی خدمت میں جان دو گے۔ تو تمہاری موت ہمارے لئے حیائی کے طبعی غم کے ساتھ جو انسانی فطرت کا حصہ ہے خوشی بلکہ فخر کا موجب ہوگی لیکن اگر تم نے اس امتحان کے وقت پیٹھ قربانی سے نہ موڑا یا بزدلی دکھائی تو یاد رکھو کہ تمہاری زندگی ہمارے واسطے ایک لعنت کا طوق بن کر رہ جائے گی اور میں نے دیکھا کہ تمام بچے نہایت شوق کیساتھ قادیان میں ٹھہر کر ہر قربانی کے لئے تیار نظر آتے تھے

واپس امرتسر۔ مختصر نوٹ پر اکتفا کرتا ہوں باقی انشاء اللہ پھر۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئندہ ہندوستانی فوجوں کا کمانڈر انچیف ہندوستانی ہوا کرے گا

نئی دہلی ۴ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہندوستان نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کے لئے ہندوستان کی مسلح افواج کا کمانڈر انچیف ہندوستانی ہوا کرے۔ حکومت نے اصولی طور پر ضروری خیال کیا ہے کہ مسلح افواج کسی ہندوستانی کے زیر کمان ہوں

یکم جنوری ۱۹۴۸ء سے ہندوستانی کمانڈر انچیف کا تقرر عمل میں آجائیگا

ابھی مغربی پنجاب میں ۱۷ لاکھ غیر مسلم موجود ہیں

نئی دہلی ۴ر اکتوبر۔ سرکاری اندازے کے مطابق ان تمام غیر مسلم پناہ گزینوں کی مجموعی تعداد جو ۱۵ر ستمبر کو مغربی پنجاب کے مختلف کیمپوں میں تھے ۱۷ لاکھ ساڑھے ۳۴ ہزار تھی۔ زیادہ پناہ گزین لائل پور کے کیمپ میں تھے۔ شیخوپورہ، گجرات، سرگودھا، راولپنڈی اور ملتان کے کیمپوں میں ایک ایک لاکھ سے زیادہ افراد موجود ہیں۔ ستر لاکھ سے زیادہ افراد باقی کیمپوں سے باہر چھوٹے چھوٹے علاقوں میں ہیں۔

الف۔ اے اور بی اے کے امتحانوں کی تاریخیں بدل گئیں

لاہور ۴ر اکتوبر۔ پنجاب یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے کہ ایف اے بی۔ اے اور بی ایس سی کے امتحانات مندرجہ ذیل تاریخوں پر ہوں گے۔

ایف اے کے امتحانات ۱۰ر دسمبر ۱۹۴۷ء

بی اے اور بی ایس سی ۱۱ر دسمبر ۱۹۴۷ء

ہندوستان کو ہندو ریاست کا مطالبہ فاشزم کی بنیادوں پر ہے

مسلمانوں نے ہندوستان کی بیش بہا خدمات انجام دی ہیں

پنڈت نہرو کی تقریر

نئی دہلی ۴ر اکتوبر۔ دہلی کانگرس ورکرز اور رام جس کالج کے طلبہ کو خطاب کرتے ہوئے ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو نے کہا کہ ملک کی موجودہ لاقانونی اور مسلمانوں کو ہندوستان سے نکال دینے کا مطالبہ رجعت پسند عنصر کی تائید کر رہا ہے۔ اور ہر ذی اقتدار کانگرسی کا فرض ہے کہ اس کا مقابلہ کرے۔ آپ نے کہا ہندو ریاست کا مطالبہ فاشزم کی بنیادوں پر ہے۔ دنیا میں کوئی سٹیٹ مذہبی بنیادوں پر نہیں چل سکتی۔ مسلمانوں کو ملک سے نکالنے کا مطالبہ عبث اور لغو ہے۔ اور ان کے متعلق یہ کہنا کہ وہ غدار نہیں ہیں یہ بھی درست نہیں حکیم اجمل خاں۔ ڈاکٹر انصاری اور دیگر بہت سے مسلمانوں نے ملک کی بیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔ اگر مسلمانوں کی غداری کی سزا یہ ہے کہ انہیں ملک سے نکال دیا جائے۔ تو آپ ہندو اور سکھ غداروں کے متعلق کیا سزا تجویز کریں گے۔

یہ خیال کہ پاکستان ہندوستان پر حملہ کریگا۔ حماقت ہے وہ فوجی اور اقتصادی لحاظ سے ہندوستان سے کہیں کمزور ہے۔ ہندوستان کی حکومت دیگ کے حق میں نہیں۔ کیونکہ جنگ ہندوستان کی سالوں کی ترقی روک دے گی۔ اور با امکان ہے کہ پھر ہندوستان کئی حصوں میں تقسیم ہو جائے۔

آپ نے کہا کانگرسی آج کل اپنی توجہات چھوٹے چھوٹے جھگڑوں کی طرف منعطف کئے ہوئے ہیں۔ اور تعمیری کاموں کی طرف کافی توجہ نہیں دے رہے ہیں۔

تقریر کو ختم کرتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا کہ کانگرسی عوام کے جس اعتماد کا فائدہ اٹھا رہی ہے وہ ان کی سابقہ قربانیوں کی وجہ سے تھا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ عوام کے دماغ زیادہ دیر تک قربانیوں کو محفوظ نہیں رکھ سکتے۔

پاکستان اور ہندوستان کے فرقہ وار معاملات میں ڈومینیلوں کا مداخلت سے انکار

لندن ۴ر اکتوبر۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کے نامہ نگار خصوصی نے اطلاع دی ہے کہ حکومت پاکستان نے برطانیہ کی وساطت سے ڈومینین گورنمنٹوں سے ہندوستان اور پاکستان کے فرقہ وارانہ مسئلے کو حل کرنے کی جو اپیل کی تھی۔ انہوں نے اس میں مداخلت سے انکار کر دیا ہے۔ اور متفقہ طور پر اس سے بے علاقہ رہنے کی رائے کا اظہار کیا ہے۔ توقع ہے کہ مستقبل قریب ہی میں اس سے متعلق کوئی سرکاری اعلان بھی ہو جائیگا یاد رہے کہ حکومت پاکستان کے ایک اعلیٰ افسر نے حال ہی میں بیان کیا تھا کہ اگر ان حکومتوں نے اس مسئلے میں مداخلت نہ کی تو حکومت پاکستان اس مسئلے کو جمعیت اقوام متحدہ کے روبرو پیش کرنے پر مجبور ہو گی۔

عربی زعماء کی کانفرنس

قاہرہ ۴ر اکتوبر۔ کل صبح ریلیف کے محاذ کبیر امیر عبدالکریم فلسطین کے مفتی اعظم سید امین الحسینی اور جمعیت اتحاد عالم کے جنرل سیکرٹری عبدالرحمان عزام پاشا نے ایک طویل کانفرنس منعقد کی جس میں عربی مسائل پر غور و خوض ہوتا رہا۔ جمعیت اتحاد عرب کی لجنہ فلسطین کا اجلاس لبنان میں منعقد ہوگا۔ عزام پاشا اس میں شرکت کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ پہلے آج اعلیحضرت جلالت الملک شاہ فاروق کا شرف باریابی حاصل کریں گے۔ پھر لبنان جائیں گے۔ مصری وزیر اوزارت تقرائشی پاشا اور مصری وفد کے ارکان بھی کوریا نہ ہوں گے

پاکستانی صوبوں کی غذائی کانفرنس

لاہور ۴ر اکتوبر۔ حکومت پاکستان کے شعبہ خوراک کے رکن آنریبل راجہ غضنفر علی خاں نے ۳۰ر ۳۱ر اکتوبر کو لاہور میں تمام پاکستانی صوبوں کی غذائی کانفرنس طلب فرمائی ہے اس کانفرنس میں تمام پاکستانی صوبوں کے وزراء کے علاوہ امور غذائی محکموں کے نمائندے شرکت کریں گے کانفرنس کی افتتاح حکومت پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں فرمائیں گے۔

دھلی میں تعمیر مکانات کی مہم

نئی دھلی ۴ر اکتوبر۔ آنریبل مسٹر گیڈگل نے دھلی میں نئے مکانات تعمیر کرنے کی مہم شروع کر دی ہے معلوم ہوا ہے کہ ساڑھے تین ہزار نئے مکانات تعمیر کئے جائیں گے۔

واہگہ کیمپ کیلئے رضاکاروں کی ضرورت

لاہور ۴ر اکتوبر۔ واہگہ کیمپ میں پناہ گزینوں کے روزبروز اضافے کے پیش نظر لاہور کے ڈپٹی کمشنر مسٹر ظفر الحسن نے مسلمان نوجوانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس کار خیر کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔ معلوم ہوا ہے کہ ایسے چار سو رضاکاروں کی ضرورت ہے۔ ہر رضاکار کو دو روپے روزانہ حق الخدمت ملا کریگا۔ جو نوجوان بطور رضاکار اپنے آپکو پیش کرنا چاہیں آج ۴ بجے صبح ۱۲ کوئنز روڈ پر مسٹر نصیر احمد آئی سی ایس سے ملاقات کریں۔

محکمہ بحر کے ملازم متوجہ ہوں

لاہور ۴ر اکتوبر۔ حکومت پاکستان کے بحری محکمے کے ملازموں کے کنبوں کو مشرقی پنجاب سے نکالنے کے لئے ایک انجمن بنائی گئی ہے۔ یہ انجمن لفٹننٹ حمید۔ لفٹننٹ حسین۔ دو وارنٹ افسروں اور ۴۰ ریٹنگز پر مشتمل ہے محکمہ بحر کے وہ ملازم جن کے اہل و عیال ابھی تک مشرقی پنجاب میں محصور ہیں۔

پرانی ریذیڈنسی مال روڈ لاہور پر جا کر اپنے کوائف کی اطلاع دیں۔

آزاد قبائلی سرداروں کی پیشکش

راولپنڈی ۴ر اکتوبر۔ وزیر اعظم پاکستان کے ورود کی خبر سنتے ہی خیبر ایجنسی کے بڑے بڑے قبائلی سردار یہاں پہنچ گئے۔ اور پیر صاحب مانکی شریف کی وساطت سے آپ سے ملاقات کی ان میں کلی خیل۔ ملک دین خیل۔ ذکا خیل شنواری قبائل اور ملا عوزی قبائل کے ملک صاحبان کے نام قابل ذکر ہیں۔ ان سرداروں نے وزیر اعظم کو یقین دلایا کہ قبائلی پٹھان اپنی خدمات پاکستان کے حوالے کر دینے کا حتمی فیصلہ کر چکے ہیں۔ ہم پاکستان کی حفاظت کے لئے ہر مقام پر اور ہر محاذ پر لڑنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم صرف قائد اعظم کے احکام کے منتظر ہیں۔ ہم اس کے لئے دل و جان سے ہر قربانی دیں گے۔ سٹر لیاقت علی خاں نے ان سرداروں کے جذبات کی تعریف کی اور ان کی تصریحات پر اظہار مسرت فرمایا۔

کلکتہ میں اسلحہ کی برآمدگی

کلکتہ ۴ر اکتوبر۔ کلکتہ کی پولیس نے ایک خالی مکان سے سو بم۔ ۵۰ دستی بم۔ قصبیس سوکار تو کس اور متعدد چھرے تلواریں اور چھرے برآمد کئے فرقہ وارانہ فسادات کی وجہ سے اس کا مکین اسے چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہے۔

سندھ، مغربی پنجاب اور سرحد کے کانگرسی زعماء کی چھ تجاویز

دھلی ۴ر اکتوبر۔ سندھ، مغربی پنجاب اور سرحد کے کانگرسی لیڈروں نے تین دن کی کانفرنس کے بعد حکومت ہندوستان کی خدمت میں مندرجہ ذیل چھ تجاویز پر مشتمل ایک مراسلہ بھیجا ہے۔

۱۔ مغربی پاکستان کے ہندوؤں اور سکھوں کو بہت جلد نکالا جائے

۲۔ مشرقی پنجاب کے مسلم پناہ گزینوں کی طرح غیر مسلموں کا تخلیہ بھی جلد و تیز کے ساتھ ہو۔ اخراج شدہ عورتوں کو واپس لینے کی ہر ممکن کوشش کی جائے

۳۔ کیمپوں میں خوراک اور طبی امداد بہم پہنچائی جائے۔

۴۔ اگر پاکستان کی حکومت اس پر تیار نہ ہو تو حکومت ہندوستان پناہ گزینوں کی چھوڑی ہوئی منقولہ جائدادوں کے معاوضے کی گارنٹی دے۔

۵۔ تخلیے کے کام کو انجام دینے کے بعد حکومت ہندوستان پناہ گزینوں کو بسانے کے معاملہ میں دوسروں پر ترجیح دے۔

عالمگیر دور کیلئے سرکاری وفد کی تقرر

کراچی ۴ر اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے اطلاع ملی ہے۔ کہ حکومت پاکستان دنیا کے تمام ممالک کا دورہ کرنے کے لئے ایک سرکاری وفد تشکیل کر رہی ہے۔ یہ وفد تمام ممالک کو ہندوستان اور پاکستان کی فرقہ وارانہ صورت حالات سے آگاہ کرے گا امید ہے کہ وفد کے اندازہ یہ وفد اپنا کام ختم کرے گا۔

دھلی میں کرفیو کے اوقات میں کمی

نئی دھلی ۴ر اکتوبر۔ دھلی کی فرقہ وارانہ صورت حالات کے بہتر ہو جانے کی وجہ سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کرفیو کے اوقات میں ترمیم کر دی ہے مقبرہ لودی باغ اور سبزی منڈی کے تھانوں کے علاقوں اور دھلی کلاتھ مل کے سامنے والی سڑک پر کرفیو کا وقت، آج رات سے صبح سے چھ بجے صبح تک ہے۔ دھلی میونسپلٹی کے باقی علاقوں میں کرفیو ۹ بجے شام سے چھ بجے تک رہیگا

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

ریاست پٹیالہ کے ساڑھے چار لاکھ اور ریاست نابھہ کے ۵۰ ہزار مسلمانوں کا کچھ پتہ نہیں چلتا

میاں افتخار الدین کا انکشاف

(اگر ہماری جانوں کی سلامتی منظور ہے۔ تو انتقام کا خیال چھوڑ دیجئے۔ مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کا پیغام)

پٹالہ کے کیمپ میں اور پولیس سٹیشن کے قریب قادیان کے کنوائے پر گولیوں کی بارش

متعدد پناہ گزین شہید اور بیشمار مجروح

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ سیکرٹری انجمن انصار المسلمین اطلاع دیتے ہیں۔ خبرات کو ایک کنوائے قادیان سے مسلم پناہ گزینوں کو نکالنے کے لئے روانہ ہوا۔ یہ کنوائے ۳۴ ٹرکوں پر مشتمل تھا۔ دس فوجی ٹرک فوجیوں کے بال بچوں کو نکالنے کے لئے ۵ فوجی ٹرک ۱۸ سول ٹرک عام مسلم پناہ گزینوں کو نکالنے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ یہ سب ٹرک مغربی پنجاب سے غیر مسلم پناہ گزینوں کو لے کر گئے تھے۔ جب یہ کنوائے پٹالہ پہنچا تو اسے روک لیا گیا اور سول ٹرک پناہ گزینوں کے کیمپ میں بھیج دیئے گئے۔

چنانچہ ایک ٹرکوں نے قادیان جانے کے لئے اصرار کیا۔ انہیں کہا گیا کہ گورداسپور جا کر اجازت لے لو۔ چنانچہ یہ ٹرک گورداسپور پہنچے۔ لیکن حکام نے یہ کہہ کر قادیان جانے سے روک دیا کہ قادیان کی سڑک خراب ہے چنانچہ یہ ٹرک پٹالہ واپس آ گئے۔ اور وہاں سے مسلمان پناہ گزینوں کو سوار کر لیا۔ ابھی یہ ٹرک کیمپ سے باہر نکلے ہی تھے کہ ان پر گولیوں کی بارش ہونی شروع ہوئی۔ پٹالہ پولیس اسٹیشن کے قریب پہنچنے پر معلوم ہوا کہ دشمنوں نے سڑک روک رکھی ہے اور باقاعدہ محاذ بنا رکھا ہے۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد سامنے سے گولیوں کی بوچھاڑ ہونی شروع ہوئی۔ سات پناہ گزین جاں بحق اور متعدد مجروح ہوئے۔ اس جتھے سے بچ کر جب یہ ٹرک واہگہ پہنچے تو مشرقی پنجاب کی متعینہ فوجی پکٹ نے انہیں کئی گھنٹے روکے رکھا۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ فوج نے اسکاؤٹ سے متھیار رکھوائے۔ کیمپ میں گولیاں تقریباً ایک گھنٹہ تک چلتی رہیں۔

ایک اور اطلاع کے مطابق ان ٹرکوں کے بعد ۱۸ سول ٹرکوں نے بھی پناہ گزینوں کو سوار کر لیا تھا۔ لیکن ان پر گولیوں کی بے پناہ بارش کی گئی۔ دشمن کا حملہ اتنا شدید تھا کہ کسی پناہ گزین کے بچ کر نکلنے کی امید نہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اتنے سول محکمہ بحر کے چار ٹرکوں کے بٹالے میں روکے جانے پر مغربی پنجاب کی حکومت نے فوجی حکام کے سامنے جب یہ سوال اٹھایا تو میجر جنرل جمنی نے جواب دیا تھا کہ کنوائے کے کمانڈر کو سرٹیفکیٹ لکھنے کے لئے اصرار کرنا چاہئے تھا۔ اس کا یہ مطالبہ جائز ہوتا اور آئندہ کسی ایسے کنوائے کو جس کے پاس سرٹیفکیٹ ہوگا نہیں روکا جائے گا۔ میجر جنرل جمنی نے اس بات کی بھی تردید کی تھی کہ قادیان کی سڑک خراب ہے۔ چنانچہ خبرات کو یہ کنوائے اسی اطمینان کی بنا پر روانہ ہوا تھا۔

ریاست پٹیالہ میں تمام مسلمان فوجیوں اور پولیس والوں کو بے ہتھیار کر دیا گیا ہے

اخبار نویسوں کی کانفرنس میں میاں افتخار الدین کا بیان

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ حکومت مغربی پنجاب کے پناہ گزینوں کے وزیر میاں افتخار الدین نے اخبار نویسوں کی کانفرنس میں پٹیالہ، نابھہ اور جیند کے دورے کے واقعات یوں بیان کئے:۔

آپ نے فرمایا کہ پٹیالہ کے ساڑھے چار لاکھ مسلمانوں میں سے اڑھائی لاکھ کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ یہاں تک کہ مہاراجہ پٹیالہ کو بھی یہ علم نہیں ہے کہ ان کی ریاست میں کتنے مسلمان شہید کئے گئے۔ اسی طرح نابھہ اسٹیٹ کے ستر ہزار مسلمانوں میں سے دس پندرہ ہزار کے سوا باقیوں کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔

آپ نے فرمایا کہ پٹالہ کے کیمپ میں ڈیڑھ لاکھ کے قریب مسلمان پناہ گزین جمع ہیں۔ میرے خیال میں یہ تعداد مشرقی پنجاب کے تمام کیمپوں سے زیادہ ہے۔ لیکن حکومت کی طرف سے اُن کی حفاظت اور خوراک کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

پٹیالہ میں مسلمانوں کے مختلف مرکزوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ساٹھ ہزار سرہند میں جمع تھے۔ ۳۰ ہزار بہادر گڑھ کے قلعے میں تھے۔

پٹیالہ کے مختلف مراکز میں سے بہادر گڑھ کے قلعے کے متعلق ریاست کے وزیر اعظم نے بتایا کہ صرف اس کیمپ میں مسلمان پناہ گزینوں کو ریاست کی طرف سے خوراک بہم پہنچائی جاتی رہی ہے۔ یہ قلعہ پٹیالہ سے پانچ میل کے فاصلے پر واقع ہے اور شہر کے ۳۵ ہزار مسلم آبادی میں سے اس کیمپ میں صرف ۱۸ ہزار پناہ گزین موجود تھے۔ میاں صاحب نے فرمایا کہ ریاست پٹیالہ میں جہاں کہ بہت کافی مسلمان ملازم ہوئے تھے اب ایک بھی مسلمان ملازم نہیں ہے یہاں تک کہ مسلمان فوج اور پولیس بھی بے ہتھیار کر دی گئی ہے۔

پناہ گزینوں کے وزیر نے جب مہاراجہ کا توجہ پناہ گزینوں کو خوراک بہم پہنچانے کے مسئلے کی طرف مبذول کرائی تو مہاراجہ صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ اس معاملے میں کچھ نہ کچھ کریں گے۔

آپ نے کہا۔ مجھے وہاں کوئی ایسا شخص نہیں ملا جو پناہ گزینوں کو دوبارہ بسانے کی کوشش کرتا ہو۔ انہوں نے مغربی پنجاب کے مسلمانوں کو یہ پیغام پہنچانے کی تاکید کی ہے۔ کہ ہماری زندگیوں کی خاطر آپ انتقام لینا چھوڑ دیں۔

چالیس ہزار سامانہ میں دس ہزار تلونڈی میں اور پچاس ہزار لسی میں تھے۔ اور کسی طرح بھی تصدیق نہیں ہو سکی۔ لیکن مجھے بتایا گیا کہ چالیس ہزار کے قریب مسلمان دریا کے دوسری طرف جمع تھے۔ لیکن باقی ماندہ اڑھائی لاکھ مسلمانوں کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔

آپ نے کہا میرے خیال میں مرنے والے پچاس ہزار پاکستان کی سرحد کو عبور کر چکے ہوں گے۔ جب میں نے مہاراجہ سے شہید مسلمانوں کی تعداد دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ یہی کوئی ایک ہزار سے پانچ ہزار تک ہوگی۔ جب میں ریاست نابھہ کے وزیر اعظم سے لاہور پنجاب میں ریونیو آفیسر تھے۔ تو اُن کی ملاقات خوشگوار نہیں تھی۔ آپ اپنے بھائی کے گم ہو جانے کی وجہ سے کچھ ملول سے تھے۔ نابھہ کی ستر ہزار مسلمان آبادی میں سے کیمپوں میں صرف دس ہزار کی تعداد موجود ہے۔ باقیوں کے محفوظ ہونے کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

ایک سکھ فوجی کی نازیبا حرکت

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جمعہ کو ایک مسلمان اور اس کی بھتیجی راستہ بھول کر ڈی۔ اے۔ وی کالج کی طرف چلے گئے۔ جہاں نائک فوجا سنگھ نے لڑکی کو عمارت کے اندر جانے پر مجبور کیا۔

جونہی یہ خبر شہر میں پھیلی ایک مسلمان گروہ ڈی۔ اے۔ وی کالج کے سامنے جمع ہو گیا۔ سینیر سپرنٹنڈنٹ پولیس سید عنایت علی شاہ نے سرگرمی سے تحقیقات کے بعد لڑکی کو برآمد کر لیا۔

پولیس نے نائک فوجا سنگھ کو حراست میں لے لیا۔

دو اور ریاستیں پاکستان میں شامل ہو گئیں

کراچی ۲۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاست ہائے بہاولپور اور خیرپور نے پاکستان یونین میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

دہلی کے مقتدرین نے صلحنامے پر دستخط کئے

دہلی ۱۹ اکتوبر۔ دہلی شہر کے مختلف وارڈوں کے ۵۹ سرکردہ شہریوں نے انڈین یونین سے وفاداری اور صلح کے بیان حلفی پر دستخط کئے ہیں ان مقتدرین میں مسلمانوں کے علاوہ ہندو اور سکھ شہری بھی ہیں اور ان کے وارڈوں کی ملی جلی آبادی دو لاکھ کے قریب ہے۔

یہ بیان جس پر مختلف قوموں کے نمائندوں کے دستخط ثبت ہیں مندرجہ ذیل مضمون کا حامل ہے۔

ہم پریشن محل اور کرشن گنج وغیرہ محلوں کے ساکن بلا خوف بیان کرتے ہیں کہ ہم سب ایک قوم کے فرد ہیں اور دو قوموں کی تھیوری کے مخالف ہیں ہم ہندو مسلمانی یونین کے وفادار رہیں گے اور آئندہ ہر قسم کے فساد کو فرو کرنے کے لئے اپنی کوشش کریں گے۔ جب تک اس وقت تک ہم اس کی سختی سے مذمت کرتے ہیں۔ ہم اپنے اس بیان کی لاج رکھنے کی خاطر جانیں تک قربان کر دیں گے۔

سر شنکر لیلا رام اور ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے جو امن قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یہ بیان مہاتما گاندھی کو دے دیا ہے۔

لاہور میں پاکستان اور ہندوستان کے وزراء کی کانفرنس

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ اتوار کو لاہور میں پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کے نمائندوں کی ایک نہایت ہی اہم اجلاس ہوگا وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں، میاں افتخار الدین، مسٹر نیوگی اور مشرقی پنجاب کے وزراء کی شمولیت کی توقع ہے۔

اس اجلاس میں مشرقی اور مغربی پنجاب کے پناہ گزینوں کے تبادلے کی رفتار تیز کرنے پر گفت و شنید ہوگی۔

تمام سکھ فوجیں واپس بلا لی گئیں

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ لاہور سے تمام سکھ فوجیں واپس بلا لی گئی ہیں۔